سورة قريش

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لِاِیۡلٰفِ قُرَیۡشٍ ۙ ﴿۱﴾

اٖلٰفِہِمۡ رِحۡلَۃَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیۡفِ ۚ ﴿۲﴾

فَلۡیَعۡبُدُوۡا رَبَّ ہٰذَا الۡبَیۡتِ ۙ ﴿۳﴾

الَّذِیۡۤ اَطۡعَمَہُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ ۬ۙ وَّ اٰمَنَہُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ ؏ ﴿۴﴾

مطالعہ حدیث

عن واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ قال، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

”إِنَّ اللهَ اصْطَفَى مِنْ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ إِسْمَاعِيلَ، وَاصْطَفَى مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ بَنِي كِنَانَةَ، وَاصْطَفَى مِنْ بَنِي كِنَانَةَ قُرَيْشًا، وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ“ صحیح مسلم

اللہ تعالی نے ولد ابراہیم میں سے اسماعیل کو چنا، پھر ولد اسماعیل میں سے بنی کنانہ کو چنا، پھر بنی کنانہ میں سے قریش کو چنا، پھر قریش میں سے بنی ہاشم کو چنا، پھر مجھے بنی ہاشم میں سے چنا

سورة قریش

- سورة کا نام قُرَیش ہے۔ جو اس کی پہلی آیت سے ماخوذ ہے
- نزول- مکہ مکرمہ میں سورۃ الفیل کے بعد جلد ہی ہوا ہے
- مضمون کی یگانگت اور کلمات کا باہمی تعلق اسی قول کی تائید کرتا ہے
- یہ سورۃ اپنے مضمون کے لحاظ سے پچھلی سورۃ (الفیل) کے ساتھ ایک جوڑا
- اس سورۃ میں پروردگار نے قریش پر اپنے احسانات کا تذکرہ فرمانے کے بعد اپنے رب کریم کی عبادت کی دعوت دی ہے
- وہ احسانات کیا ہیں جنکی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے ان کو جاننے کے لیئے ضروری ہے کہ اس سورۃ کا تاریخی پس منظر اچھی طرح سمجھ لیا جائے (اس کے ساتھ ساتھ سورۃ الفیل کا تاریخی پس منظر بھی پڑھ لیا جائے)

سورۃ قریش کا تاریخ پس منظر

- قریش عرب کا ایک مشہور اور معزز ترین قبیلہ ہے۔ اس کا اطلاق نضر کی اولاد پر ہوتا ہے (جس کا نسب نامہ یہ ہے نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر)
- بعض علماء کے نزدیک نضر کے پوتے فہد بن مالک کی اولاد کو قریش کہا جاتا ہے۔ (پہلے قول کی تائید بعض احادیث مبارکہ سے بھی ہوتی ہے)
- تاریخی حوادث نے اس قبیلے میں انتشار پیدا کیا اور یہ چھوٹے چھوٹے گروہوں میں بٹ کر حجاز کی وسعتوں میں پھیل گیا۔
- آپ ﷺ کے جدِ اعلیٰ قصی بن کلاب پہلے شخص ہیں جنھوں نے سارے قبیلے کو جو حجاز میں منتشر تھا مکہ میں جمع کیا اور یوں بیت اللہ کی تولیت اس قبیلے کے ہاتھ میں آ گئی

سورۃ قریش کا تاریخ پس منظر

- قبیلۂ قریش کو جمع کرنے کی بنا پر قصی کو مجمّع (جمع کرنے والا) کہا جاتا ہے
- انہوں نے اپنے اعلیٰ درجے کے تدبر سے مکہ میں ایک شہری ریاست کی بنیاد رکھی۔ ان کے ہونہار دو فرزندوں عبد مناف اور عبد الدار
- عبد مناف کو اپنے باپ ہی کے زمانے میں زیادہ ناموری حاصل ہو گئی تھی اور عرب میں اس کا شرف تسلیم کیا جانے لگا تھا۔
- عبد مناف کے چار فرزند تھے ہاشم، عبد شمس، مطلب اور نوفل۔ چاروں بڑی خوبیوں اور صلاحیتوں کے مالک تھے
- ان میں سے ہاشم (آپ ﷺ کے پردادا) کو سب سے پہلے یہ خیال آیا کہ اس بین الاقوامی تجارت میں حصہ لیا جائے جو عرب کے راستے بلاد مشرق اور شام و مصر کے درمیان ہوتی ہے۔

سورۃ قریش کا تاریخ پس منظر

- ہاشم نے اپنے ۳ بھائیوں اس تجارت میں شامل کیا
- شام سے ہاشم نے، حبشہ سے عبد شمس نے، یمن سے مطلب نے، عراق و فارس سے نوفل نے تجارتی مراعات حاصل کیں
- دوسری مراعات (Privileges) میں قریش کا بیت اللہ کا متولی ہونا
- عرب کے دوسرے قبائل کے بتوں کو کعبہ میں جگہ دینا
- جنوبی عرب سے بحیرہ احمر کے ساتھ ساتھ شام اور مصر تک کسی دوسری بین الاقوامی تجارت کا نہ ہونا
- کامیاب تجارتی شاہراہ- چاروں بھائی متجرین (تجارت والے) مشہور ہو گئے

سورۃ قریش کا تاریخ پس منظر

- قریش سردیوں میں یمن کی طرف اور گرمیوں میں شام کی طرف تجارتی سفر کرتے تھے اور ان کے قافلے بحر احمر کی مشرقی بندرگاہوں سے مشرقی ممالک کا آیا ہوا مال اٹھاتے اور اسے شام اور مصر تک پہنچاتے۔ پھر اسی طرح شام سے مال اٹھاتے اور یمن کی بندرگاہوں پر پہنچاتے
- یوں جنوبی عرب سے بحر احمر کے ساحل کے ساتھ ساتھ جو تجارتی راستہ شام و مصر کی طرف جاتا تھا قریش کا کاروبار بہت چمک اٹھا تھا
- قریش کو کعبہ کے متولی ہونے سے عرب بھر میں احترام کا درجہ حاصل تھا۔ اپنی بے لوث خدمت کے باعث عرب کے تمام لوگ ان کے احسان مند تھے
- اس احترام کی وجہ سے قریش کے قافلے پر کوئی حملہ کرنے کی جرأت نہیں کرتا تھا اور نہ راستے کے قبائل ان سے رہ گزر کے وہ بھاری ٹیکس وصول کرتے تھے جو دوسرے قافلوں سے طلب کیے جاتے تھے۔

سورۃ قریش کا تاریخ پس منظر

- بہت جلد قریش کے اکثر لوگ تجارت سے وابستہ ہو گئے
- اس تجارت سے کو قریش کو بہت فائدہ ہوا اور بہت جلد معاشی حالت طو پر خوشحال ہو گئے
- ساتھ ساتھ شام، مصر، عراق، ایران، یمن اور حبش کے ممالک سے تعلقات کے وہ مواقع حاصل ہوئے اور مختلف ملکوں کی ثقافت و تہذیب سے براہ راست سابقہ پیش آنے کے باعث ان کا معیارِ دانش و بینش اتنا بلند ہوتا چلا گیا کہ عرب کا کوئی دوسرا قبیلہ ان کی ٹکر کا نہ رہا۔ انھی وجوہ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قریش باقی لوگوں کے لیڈر ہیں

سورۃ قریش کا تاریخ پس منظر

- قریش کی ترقی کا سفر جاری تھا کہ ابرھہ نے انھی تجارتی راستوں پر قبضہ کرنے کے لیے، اپنے کلیسا کی توہین کا بدلہ لینے کے لیے ایک بہانہ بنایا اور مکہ پر چڑھائی کر دی
- مقصود یہ تھا کہ اگر قبلہ کو گرادیا جائے اور عرب اس کو بچا نہ سکیں تو جس سبب سے قریش کو راستوں کا امن حاصل ہے وہ ختم ہو جائے گا اور اس طرح سے تجارتی راستے ان کے ہاتھوں سے نکل جائیں گے
- اور اگر وہ مشتعل ہو کر میدان میں نکل آئیں تو انھیں تباہ کرنے کا ایک موقع مل جائے گا جس سے پورے عرب میں ان کی دھاک بھی ختم ہو جائے گی اور افرادی قوت بھی ماری جائے گی اور اس طرح سے حبش اور رومی حکومت عرب کے تمام علاقوں پر اپنا قبضہ جما لے گی

سورة قریش کا تاریخ پس منظر

- اللہ نے ابرھہ اور اسکے لشکر کو تباہ کر کے قریش کی نہ صرف زندگی کا سامان کیا بلکہ انکے تجارتی کاروبار کے فروغ کے امکانات بھی مزید روشن کردیئے
- یہ وہ احسانات ہیں جو اللہ نے قریش اور اہل مکہ پر کیئے اسکا نتیجہ تو یہ ہونا چاہیے تھا کہ جس طرح انھوں نے کعبہ کو بچانے کے لیئے ایک اللہ سے دعائیں مانگی تھیں اور اپنے کسی بت کے سامنے دست دعا نہیں پھیلایا تھا اور پھر سات سال تک انھوں نے ایک ہی اللہ کی پوجا کی تھی، وہ اُس گھر کے رب کی دل و جان سے عبادت کرتے
- ج س کے سبب اللہ تعالیٰ نے ان کو سب کچھ عطا کر رکھا ہے
- انکی ناشکری پر توجہ دلا کر انھیں ایک اللہ کی عبادت پر ابھارا جارہا ہے

سورۃ قریش

آیات ۱ تا ۲

قریش کو تجارتی مراعات اور مفادات خانہ
کعبہ کے متولی ہونے کی حیثیت سے ہیں

آیات ۳ تا ۴

لہٰذا قریش کو بت پرستی چھوڑ کر اس گھر کے
رب کی بندگی و عبادت کرنی چاہیئے

لِاِیۡلٰفِ قُرَیۡشٍ ۙ﴿۱﴾

لِاِیۡلٰفِ (لِ اِیۡلٰفِ) - مانوس ہونے کے لیئے لام تعجب.....

- اَلِفَ یَاْلَفُ ، اِلَافًا .... مانوس ہونا، عادی ہونا، مجتمع ہونا، محبت پیدا کرنا
- اَلَّفَ: کسی چیز کے منتشر اجزا کو جوڑنا (اسی سے تالیف ۔ ہم آہنگی پیدا کرنا) الفت: ایسی محبت جو ہم آہنگی کی وجہ سے ہو
- المؤلفة : محبت کرنے کا عمل وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ تالیف قلب
- الف: ہزار - اس میں اعداد کی تمام اقسام (اکائی، دہائی، سیکڑا اور ہزار) جمع ہو جاتی ہیں بعد کے اعداد مکرر Repeat آتے ہیں

لِاِیۡلٰفِ قُرَیۡشٍ ۙ ۝١

- اِیۡلٰفِ : اس کا اصل مفہوم انس، تعلق اور وابستگی ہے
- ایلاف کے دو پہلو

1. الفت-ایسی محبت جو خیالات میں ہم آہنگی کی وجہ سے ہو-(مف)
2. الّف- کسی چیز کے منتشر اجزاء کو اکٹھا کر کے انہیں ترتیب کے ساتھ جوڑ دینا۔ کسی کتاب کی تالیف کا بھی یہی مفہوم ہے۔

- ایلاف کے مفہوم میں الفت، موانست اور قریش کے منتشر افراد کی اجتماعیت کے سب مفہوم پائے جاتے ہیں۔

(قریش کا اکٹھا ہونا اور ان پر بے شمار عنایتیں اس بنا پر کہ ان کے دل نرم پڑیں)

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۙ ①

- اردو میں : الف ، الفت ، تالیف ، مؤلف

قُرَيْشٍ - قریش کا قبیلہ

- **تقرش** کے معنی جمع کرنے کے .....
- حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جدِ امجد قصی ابن کلاب کی اولاد کو قریش کہا جاتا ہے
- قصی ابن کلاب نے بنو اسماعیل کو ایک مرکز پر جمع کیا اس لیے وہ قریش کہلائے (اس وجہ تسمیہ کی بارے میں کئی اور آراء بھی)

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۙ ①

- بنو ہاشم - ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب کی اولاد (عشیرۃ رسولؐ)

(تجارة، يتولى أمور السقاية والرفادة)

(علیؓ، انکی اولاد، خلفائے بنو عباس، اعوان وعلوی قبائل)

- بنو امیہ امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف کی اولاد (تجارة وشرف)

(معاویہ بن ابو سفیانؓ کے بعد اموی خلفاء) ٦٦١ تا ٧٥٠

آل عبشمی (بیشة میں)، آل عایض (عسیر اور ریاض میں)

- بنو نوفل نوفل بن عبد مناف کی اولاد (التجارة)

ورقۃ بن نوفل، خدیجۃ بنت خویلد، زبیر بن العوام، حکیم بن حزام، جبیر بن مطعم، مطعم بن عدی

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۙ ①

- بنو عبدالدار — عبدالدار بن قصی بن کلاب کی اولاد (سدانة الكعبة)

مصعب بن عمیر، عثمان بن طلحة، (نضر بن حارث)

(بنی عبدالدار مکی اور مدینہ کے درمیان آباد ہوئے)

- بنو تمیم — تمیم بن مر بن إد بن طابخة بن إلياس ....بن عدنان

(التجارة و رعي المواشي)

(آجکل سعودیہ، عراق، کویت بحرین اور قطر میں)

(حر بن یزید تمیمی، عبدالوهاب نجدی، جمال ناصر، الثانی خاندان)

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۙ ﴿١﴾

- بنو مخزوم - مخزوم بن یقظۃ بن مرۃ کعب بن لوٴی بن غالب بن فہر بن مالک

عمر بن ہشام (ابو جہل)، ولید بن مغیرہ، ام سلمہ، خالد بن ولید،
ہشام بن مغیرہ - (الشؤون العسكرية)

- بنو عدی عدی بن کعب بن لوٴی کیطرف نسبت (سفارة)

عمر بن خطاب، سعید بن زید، زید بن خطاب، حفصہ بنت عمر

- بنو سہم سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوٴی (تجارة المواشي)

ہشام بن العاص، عمرو بن العاص، عمیر بن وہب، عثمان بن مظعون،
زینب بنت مظعون (حجاز و تہامۃ میں السہمی قبائل)

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۙ ١

اس بنا پر کہ مانوس کر دیا (اللہ نے) قریش کو۔

For the covenants (of security and safeguard enjoyed) by the Quraish,

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۙ ①

○ ایلافِ قریش کیا ہے ؟ (قریش کا انس، تعلق اور وابستگی کس سے ؟)

○ مفسرین کے کئ اقوال

○ " اس گھر کے پروردگار کی عبادت کریں کیونکہ کسب معاش کے لیے اسی نے ان کے دلوں میں سردی اور گرمی کے تجارتی سفروں کی الفت و محبت پیدا کی اور ان سے مانوس کردیا " علامه زمخشري و امام قرطبي

○ کیسے مانوس ہوئے ؟ تفصیل سورۃ کے تاریخی پس منظر میں

○ لام تعجب کے ساتھ مفہوم۔ قریش کا رویہ بڑا ہی قابل تعجب کہ اللہ کے فضل کی بدولت وہ منتشر ہونے کے بعد جمع ہوئے اور ان تجارتی سفروں کے خوگر ہوگئے جو ان کی خوشحالی کا ذریعہ بنے ہیں اور وہ اللہ ہی کی بندگی سے روگردانی کر رہے ہیں

إِلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَ الصَّيْفِ ۚ ﴿٢﴾

إِلٰفِهِمْ - مانوس کرنا ان کو إِيْلٰفِ: مانوس کرنا

رِحْلَةَ - سفر سے رَحَلَ يَرْحَلُ (رحلًا و رحيلًا و رحلةً)

- رحل : کوچ کرنا، اونٹ کا کجاوہ ، سفر کا سامان
- رحلت: سفر (اردو میں عموماً آخرت کے سفر کے لیئے آتا ہے)
- راحلة: سواری (یا بردباری کا اونٹ)
- مرحلہ : ایک دن کا سفر
- رحل : قران پاک رکھنے والی رحل- جسکی شکل اونٹ کے کجاوے سے مشابہ ہوتی ہے

إِلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَ الصَّيْفِ ۚ ﴿٢﴾

- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى أخرجه أحمد وغيره بسند صحيح

- آپ ﷺ نے فرمایا تین مساجد مسجدِ حرام، مسجد نبویؐ، اور مسجدِ اقصیٰ کے سوا کسی جگہ کے لیئے (برائے زیارت واجر وثواب) اپنے اونٹوں پر کجاوے مت کسو

اِلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَ الصَّيْفِ ۚ ②

الشِّتَآءِ - سردی کے   Winter - سردی کا موسم

- اسکا متضاد صیف - گرمی کا موسم

وَ الصَّيْفِ - اور گرمی کے

- دوسرے معنی - موسمِ گرما کی بارش
- موسمِ گرما کی بارش سے اگنے والی گھاس

اِلٰفِهِمۡ رِحۡلَةَ الشِّتَآءِ وَ الصَّيۡفِ ۚ ﴿۲﴾

ان کو جاڑے اور گرمی کے سفر سے مانوس کرنے کے باعث

Their covenants (covering) journeys by winter and summer,

محمد اقبال

اِلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَ الصَّيْفِ ۚ ﴿۲﴾

- گرمی اور جاڑے کے سفروں سے مرادی- گرمی کے زمانے میں قریش کے تجارتی سفر شام و فلسطین کی طرف ہوتے تھے، کہ وہ ٹھنڈے علاقے ہیں
- جاڑے کے زمانے میں وہ جنوب عرب کی طرف جاتے، کہ وہ گرم علاقے
- اس زمانے میں مشرق بعید کے ممالک (ہندوستان، جاوا، ملایا، سماٹرا، چین وغیرہ) سے بحر ہند کے راستے جو سامان تجارت آتا تھا وہ یمن کے ساحل پر اترتا تھا۔ دوسری طرف یورپ سے آنے والے جہاز شام اور فلسطین کے ساحل پر لنگر انداز ہوتے تھے۔ اس کے بعد یمن سے سامانِ تجارت کو شام پہنچانے اور ادھر کا سامان یمن پہنچانے کے لیے خشکی کا راستہ استعمال ہوتا تھا۔ چنانچہ یمن اور شام کے درمیان اس راستے کی حیثیت اس زمانے میں گویا بین الاقوامی تجارتی شاہراہ کی سی تھی۔

اِلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۚ ②

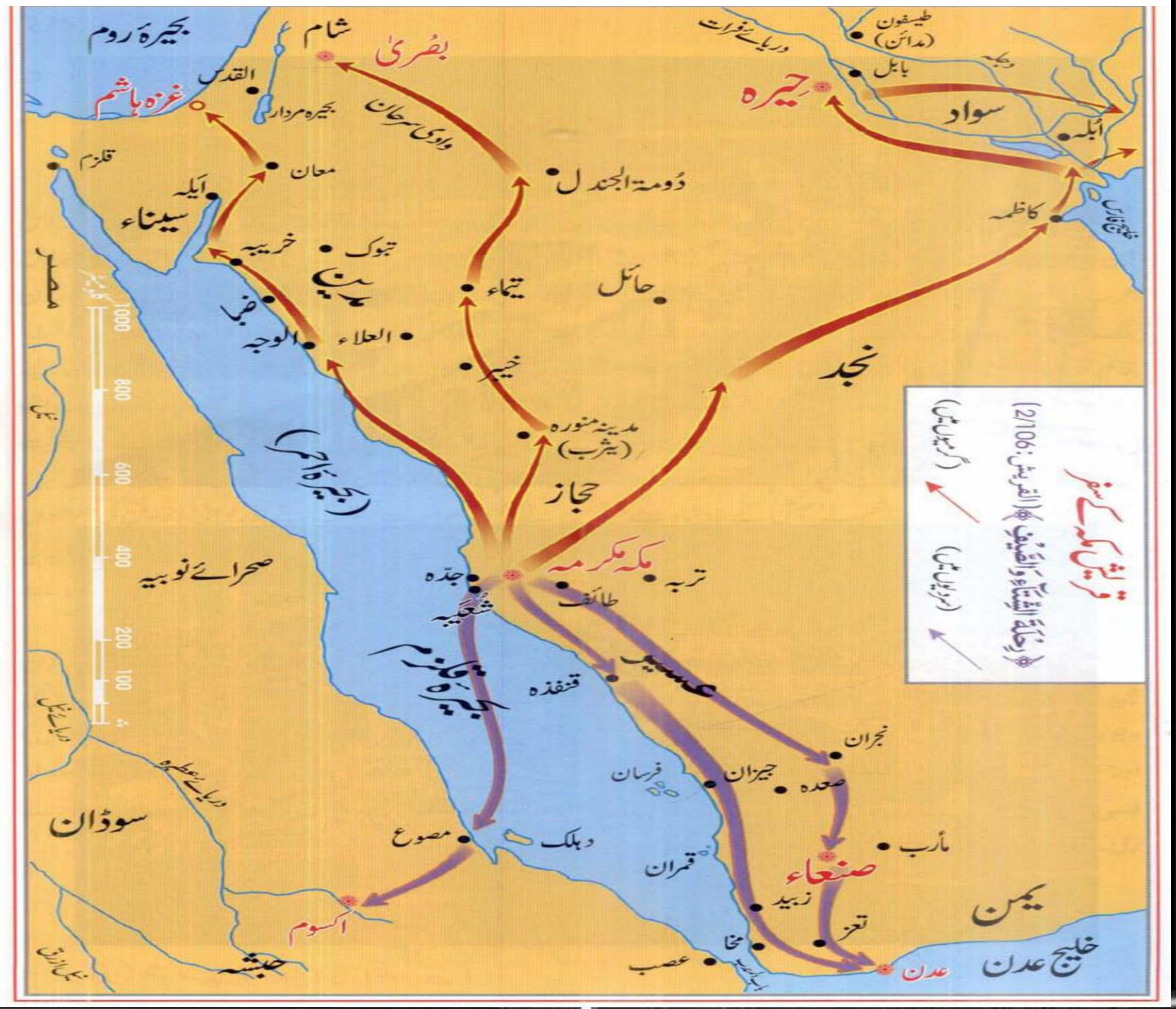

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۙ﴿۳﴾

فَلْيَعْبُدُوْا - تو چاہیے کہ یہ بندگی کریں

- عَبَدَ يَعْبُدُ عِبَادَةً - عبادت کرنا - اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا
- عبادت کا لفظ عربی زبان میں تین معنوں میں استعمال ہوتا ہے

1. پوجا اور پرستش
2. اطاعت اور فرمانبرداری
3. بندگی اور غلامی

رَبَّ - رب کی

قران میں رب کا لفظ آقا، پروردگار، بادشاہ، مالک کے معنوں میں آیا ہے

هٰذَا الْبَيْتِ - اس گھر کے

فَلۡيَعۡبُدُوۡا رَبَّ هٰذَا الۡبَيۡتِ ۙ ٣

لہٰذا اُن کو چاہیے کہ اِس گھر کے رب کی عبادت کریں

So let them serve the Lord of this House

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۙ ﴿٣﴾

- اللہ تعالیٰ کے احسان کا حق
- اللہ کے اس عظیم احسان کا کم سے کم تقاضا۔وہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں
- ابرھہ کے حملہ کے وقت وہ خود اس بات کا اظہار کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا مصیبت میں کوئی کام آنے والا نہیں۔اور وہی رب ہے ہمارا بھی اور اس گھر کا بھی۔اس لیے ہمیں بھی وہی بچائے گا اور اس گھر کی بھی وہی حفاظت کرے گا
- اصحاب الفیل کے حملے سے بچا کر اور اس کی وجہ سے اہل عرب کے دلوں میں ان کے احترام کو مزید بڑھا کر یہ ثابت کر دیا کہ تم اپنی زندگی کی بقاء اور اپنے تجارتی سفروں کے تمام تر فوائد کے حصول میں اگر کسی کے مرہونِ منت ہو تو وہ صرف اس رب کی ذات ہے جو اس گھر کا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۙ ﴿٣﴾

- اللہ تعالیٰ کے احسان کا نتیجہ
- قریش کے دلوں میں سردیوں اور گرمیوں میں سفر کا شوق پیدا فرما کر انھیں تجارت کا خوگر بنایا
- وہ منتشر تھے تو بھوکوں مر رہے تھے لیکن مکہ آنے کے بعد اللہ نے ان پر رزق کے دروازے کھول دیئے، تجارت کرنے کے نتیجے میں ان پر دولت برسنے لگی
- پورا عرب بدامنی کا جہنم بنا ہوا تھا، اللہ نے اس گھر کی بدولت انہیں امن دیا
- وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ
- لہٰذا اللہ تعالیٰ کے ان احسانات کا نتیجہ - اللہ کی اطاعت و بندگی

الَّذِیٓ اَطۡعَمَهُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ ۙ۵ وَّ اٰمَنَهُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ ؑ ﴿۴﴾

الَّذِیٓ - جس نے

اَطۡعَمَهُمۡ - کھلایا انہیں

مِّنۡ جُوۡعٍ - بھوک میں   جوع : بھوک۔ کھانے کی طلب

- اردو میں میں جوع الارض کی اصطلاح۔ کسی قوم کا دوسری قوم یا ملک پر قبضہ کرنے کی ہوس

وَّ اٰمَنَهُمۡ - اور امن دیا ان کو   آمَنَ : امن میں ہونا، امانت دار ٹھہرانا

مِّنۡ خَوۡفٍ - خوف میں

الَّذِیۡۤ اَطۡعَمَہُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ ۬ۙ وَّ اٰمَنَہُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ ٪ ﴿۴﴾

جس نے اُنہیں بھوک سے بچا کر کھانے کو دیا اور خوف سے بچا کر امن عطا کیا

Who hath fed them against hunger and hath made them safe from fear.

الَّذِیٓ اَطۡعَمَهُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ ۙ۵ وَّ اٰمَنَهُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ ؏ ④

- منتشر اور مفلوک الحال قریش مکہ آنے کے بعد مجتمع اور خوشحال ہوگئے
- رَبَّنَآ اِنِّیٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِیْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِی زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ (۱۴/۳۷)
- اور بدامنی کے سمندر میں انکے شہر کو امن و سکون کا ایک جزیرہ بنادیا بلکہ شہر سے باہر بھی ہر کہیں انہیں اسی گھر کی بدولت امن میسر تھا
- رزق میں کشادگی اور خوف کے حالات میں امن سے بہرہ مند ہونا سب سے بڑی دنیاوی نعمت ہے جو اللہ کے شکر کی موجب ہے

سورة قریش   اللہ کی نعمتوں کا تقاضا

- قریش پر امن اور رزق کی نعمتوں کی بدولت ان سے بندگیٔ رب کا تقاضا
- انسان کے اوپر اللہ کی نعمتیں ان گنت و بے شمار
- اللہ کی انفرادی نعمتیں - مال وجائداد، مکان و مویشی، اولاد، بہتر اور اعلیٰ معیار زندگی، صحت، ماں باپ کا سایہ، تعلیم (اور اس کے ذرائع)، اس میں اضافہ، عقل، حسن، حافظہ، شہرت، عزت، اور کتنی ہی ایسی نعمتیں جو ہمارے احاطۂ خیال میں بھی نہیں
- اللہ کی اجتماعی نعمتیں۔انسان کی تخلیق،اس کے اوپر اللہ کا رحم و کرم، نورِ ہدایت کی عظیم نعمت، اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے سبب انسان پر ان گنت نعمتیں (آکسیجن، ہوا، روشنی، سازگار ماحول، متنوع غذا، پھل، ذائقے)، مضر مادی و معنوی اسباب سے حفاظت، قرآن کی نعمت، علم کا ارتقاء.......

سورۃ قریش   اللہ کی نعمتوں کا تقاضا

- اَن گنت نعمتوں کے شکر کے کم سے کم تقاضے یہ ہیں :
  - نعمتوں کو اپنے دست و بازو کے کمال کی بجائے اللہ کی طرف سے سمجھا جائے
  - یہ نعمتیں انسان کا حق نہیں ہیں، انکا اللہ کی طرف سے نعمت ہونا تسلیم کیا جائے
  - یہ نعمتیں دنیا میں اللہ کی رضا و ناراضگی کا اظہار نہیں، آزمائش کے اصول پر
  - ان نعمتوں کو عام، معمولی اور حقیر (For granted) نہ سمجھا جائے-
  - نعمتوں کے حصول کو اسباب و علل کا کرشمہ نہ سمجھا جائے- ظاہری اسباب کے پیچھے اسباب بنانے والے اور مہیا کرنے والے کا ہاتھ دیکھیں
  - ان نعمتوں، صلاحیتوں اور کامیابیوں کو اپنی صلاحیتوں کا مرہون نہ سمجھیں-
  - نعمتوں کو بھول نہ جائیں — انہیں مسلسل یاد رکھیں اور مسلسل ان نعمتوں کے دینے والے کا احسان مند رہیں اسکا شکر ادا کرتے رہیں

سورة قریش   اللہ کی نعمتوں کا تقاضا

- اللہ کی ان گنت نعمتوں کا شکر
- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا " مسلم (2734)
  - بے شک اللہ اپنے بندے سے راضی ہوتا ہے جب وہ ایک لقمہ کھائے تو اللہ کی تعریف (وشکر) کرے، یا پانی کا گھونٹ بھی پیئے تو اللہ کی تعریف (وشکر) کرے
  - اللہ کی نعمتوں کو اسکی طرف سے تسلیم کرکے ان نعمتوں کا شکر ادا کیا جائے
  - اپنی انفرادی زندگی اس کی اطاعت وفرمانبرداری میں گذاری جائے
  - اپنی اجتماعی زندگی میں بھی کوئی ایسی شئے نہ ہو جو رب کی نعمتوں کے شکر سے ہم آہنگ نہ ہو — رب کے شکر سے ہم آہنگ نظام نہ ہو تو..... ؟

سورۃ قریش   اللہ کی نعمتوں کا تقاضا

- اللہ کی اَن گنت نعمتوں کا شکر
  - نعمتوں کے احساس کا پہلا اظہار - زبان سے (شکر ادا کیا جائے)
  - نماز کے ذریعے شکر - دو رکعت شکرانہ
  - روزے کے ذریعے شکر
  - انفاق کے ذریعے شکر
  - اپنے عملاور مرضی کو اللہ کی مرضی کے تابع کر کے شکر (شکر کا موئثر ذریعہ)
  - اللہ کے بندوں کی مدد کر کے اللہ کی عطا کردہ نعمتوں پر شکر گذاری
  - اپنی صلاحیتوں، قابلیتوں، مال اور اوقات کو اللہ کے راستے میں، اللہ کے دین کے لیئے (جہاں وہ راضی ہوتا ہے) استعمال کر کے اللہ کا شکر ادا کیا جائے